کورس: پیڈا گا جی ۔ٹیچنگ آف ہوم اکنامکس (6496)　　　　　سمسٹر: خزاں، 2021ء

امتحانی مشق نمبر 2

(یونٹ 5تا9)

سوال 1- لباس کا کاغذی خاکہ بنانے کا طریقہ مرحلہ وار اشکال کی مدد سے بیان کریں۔ (20)

سوال 2- کشیدہ کاری کا پس منظر تحریر کریں نیز کشیدہ کاری کے نمونے اتارنے کے مختلف طریقے تحریر کریں۔ (20)

سوال 3- بچوں کی عمر کی مناسبت سے کھلونوں کا انتخاب کرتے وقت کن ضروری ہدایات کو مدنظر رکھنا چاہیئے؟ (20)

سوال 4- ابتدائی طبی امداد اور گھریلو تیمارداری کی تدریس کے لیے کون کون سے طریقہ تدریس زیادہ موزوں رہتے ہیں؟ بیان کریں۔ (20)

سوال 5- کنبے کی تعریف بیان کریں نیز کنبے کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالیں۔ (20)

Downloaded From Tajassus.com

ANS 01

جن چیزوں کی آپ کو ضرورت ہوگی

- پیمائش کرنے والی ٹیپ
- ایک چادر
- کپڑے کی پرت
- بٹن ہولز کاٹو
- تار
- کاغذ کی بڑی چادریں
- ایک پنسل
- کینچی
- پنوں
- سلائی مشین
- جپر (30.5 سینٹی میٹر)
- ہاتھ سلائی انجکشن

لباس کی ایجاد کے بعد ہی ہم پر منکشف ہوا کہ ہم تو پہلے برہنہ تھے۔ 'نیوڈ' لفظ وجود میں آیا یعنی لباس کے بغیر۔ بالآخر جب غاروں کے اندر مصوری کا آغاز ہوا تقریباً اس کے ساتھ ہی پورنو گرافی بھی وجود میں آئی۔ بائبل نے اسے الٹے سرے سے پکڑا ہے: یہ انجیر کے پتوں کا بطور لباس استعمال تھا جس کی وجہ سے ہمیں اس وقت برہنگی محسوس ہوئی جب ہمارا جسم انجیر کے پتوں سے محروم ہوا۔

'ون ملین ایئرز بی سی' فلم (جس کی تشہیر اس نعرے سے کی گئی کہ 'تب بالکل ایسا ماحول تھا') میں راکیل ویلچ کی جانور کی کھال سے بنی ناتراشیدہ دلکش بکنی کو اس قدر پسند کیا گیا کہ اس کی طلب رسد سے آگے بڑھ گئی۔ جب ہم افریقہ سے خطرناک سفر پر

نکل کھڑے ہوئے اور بالآخر سائبیریا اور الاسکا جا پہنچے اور جب ہمیں برفانی ادوار نے آ لیا، تب لباس نے ہمیں بڑھتی ہوئی سرد ہوا سے بچایا۔ سردی کے سبب اعضا کو نیم جاں ہونے سے بچانے کے لیے ہم نے بہت سے التزام کیے اور اس طرح زیر جامہ پہننے کا آغاز ہوا، مگر جو ضرورت تھی وہ ایک مزے دار چیز بھی تھی اور اس لیے اس کی تمنا بھی کی جانے لگی۔ لباس حرص کی چیز بن گیا۔ اس کا تبادلہ اور چوری بھی ہو سکتی تھی اگرچہ لباس کے اصل مالک کی تقریباً لاش پر سے گزرنا پڑتا تھا، جس کے بعد ہی آپ اسے پہن سکتے تھے۔

لیکن لباس نے ہمارا سوچنے کا انداز بھی تبدیل کرکے رکھ دیا۔ ہمارے دماغوں نے پوشیدہ رکھنے کا تصور اپنے اندر بساتے ہوئے ہمیں سازشی منصوبہ ساز لیکن اعصابی مریض بنا دیا جیسا کہ ہم آج ہیں۔

یونیورسٹی آف سڈنی میں قبل از تاریخ کے ماہر اور موسم، لباس اور زراعت قبل از تاریخ کے آئینے میں (Climate, Clothing and Agriculture in Prehistory) نامی کتاب کے مصنف این گلیگن اپنی رائے دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس ابتدائی 'ٹیکنالوجی' کے انسانی ارتقا بالخصوص زراعت کی ترقی میں کئی طرح کے اثرات ہیں۔ زراعت محض کھانے پینے تک محدود نہیں تھی۔

گلیگن 12 ہزار سال قبل گلوبل وارمنگ کے واقعے کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہیں جو وسط حیاتیاتی دور (Pleistocene) اور ہولوسین (Holocene) کے درمیان میں کہیں پیش آیا۔ موسم زیادہ گرم اور زیادہ مرطوب ہو گیا۔ ہم اس مرحلے پر پہنچ چکے تھے جہاں ہمارے لیے پورا لباس اتار پھینکنا ممکن نہ رہا تھا۔ خود کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے ہم مجبوراً جانوروں کی کھال سے کپڑوں تک آ گئے۔ روئی خود بخود ایک بیش قیمت تجارتی چیز بن گئی۔ بالکل جیسے منطقہ حارہ کے خطوں کے لیے جنگلی کیلے کے ریشے۔ ہم اناج بھی اگا رہے تھے لیکن ہماری زیادہ توجہ ایسی اجناس اگانے پر تھی جس سے کپڑے بنائے جا سکیں اور بھیڑ بکریاں، لاما اور الپاکا کے ریوڑ پالنے پر تاکہ ان کی اون کاٹی جا سکے۔

Downloaded From Tajassus.com

تاریخ کے مختلف ادوار میں پہنے جانے والے ملبوسات

گلیگن کہتے ہیں، 'یہ سمجھنا کافی مشکل ہے کہ قبل از تاریخ کے عہد میں گھوم پھر کر شکار کرنے والے انسان نے محض خوراک کے حصول کے لیے کیوں زراعت کا پیشہ اختیار کیا ہو گا اور شاید اس نے ایسا کبھی نہ کیا ہو۔' ہم گھوم پھر کر ایسے ہی شکار سے خوراک اکٹھی کرتے رہتے لیکن پہننے کے لیے چمڑے اور پشم سے کم گرم، نفیس کپڑوں کے جوڑوں کی ضرورت نے ہماری آوارہ گردی پر بند باندھا اور ہمیں ایک جگہ ٹھہرنے، مہذب بننے اور دھاگے سے کپڑا بننے پر مجبور کر دیا۔

لوگ جو کچھ پہنتے ہیں، اس کا ذکر بائبل اور قرآن میں ملتا ہے۔ یوسف کا 'شاندار رنگ برنگا کوٹ' یا 'کئی رنگوں والے کوٹ' سے پتہ چلتا ہے کہ کیسے مخصوص طرز کا لباس پہلے سے ہی ایک امتیازی حیثیت کا نشان تھا یا باآسانی حسد اور تشدد ابھار سکتا تھا۔ اس کے علاوہ کپڑے تیار کرنے والے اوزاروں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ 'سو ایک مالدار شخص کے جنت میں داخل ہونے کی نسبت ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزرنا زیادہ آسان ہے۔' ریشم دنیاوی مال و دولت کی علامت ہے اگر دانائی کی نہیں تو۔ اس کے برعکس جوتوں کے بغیر گھومنا غربت کی علامت ہے۔ گناہ گار فقط ٹاٹ کے کپڑوں اور راکھ کے حقدار ہیں۔ لیکن اچھے ملبوسات تقدس کے ساتھ مخصوص کیے گئے۔ پادری بڑے بڑے جبے پہنیں گے کہ یہ خدا سے زیادہ قربت کا اشارہ کرتے ہیں۔

دوسرے الفاظ میں کپڑے بہت جلد خالص ضرورت سے ہٹ کر علامتی روپ اختیار کر گئے۔ اسی طرح اس کے برعکس ہوا کہ بالکل ہی مادر زاد ننگا پھرنا یا انتہائی مختصر واجبی سا

Downloaded From Tajassus.com

لباس پہننا جو پاگل پن اور جنسی بے ہودگی کا مترادف ہے، اسے ممنوع قرار دیا گیا یا ضابطے کا پابند بنایا گیا۔ اس بات پر کوئی حیرت نہیں کہ برہنہ پھرنے کے شوقین (جنہیں نیکڈ ریمبلر کہا جاتا ہے) بار بار گرفتار ہوتے رہے بالخصوص سکاٹ لینڈ میں۔ مگر ارتقائی عمل میں ہمارے اندر پیدا ہونے والی شرمساری کی خو کا تعلق محض اس بات سے نہیں کہ ایک بھیانک خواب میں آپ کسی شاہراہ تک پہنچیں اور تب اندازہ ہو کہ آپ تو کچھ پہننا ہی بھول گئے تھے بلکہ لباس کے عمومی رجحان سے ہے۔

اسی طرح ہمارے لباس نے ہمارے سوچنے کے انداز پر بھی اثرات مرتب کیے ہیں۔ یہاں تک کہ انجیر کے پتوں اور دھوتی باندھنے کے وقتوں سے ہی ہم نے 'ملبوس احساس' کی عادت اپنا لی۔ درمیان میں کچھ چیزوں کو نظر انداز کرتے ہوئے آج کی بات کرتے ہیں کہ سوت کاتنے والی مشین کی ایجاد سے کپڑوں کی صنعتیں قائم ہونے اور برطانوی فیشن سٹور 'بوہو' کے عروج سے گزر کر آج ہم اس قبل از تاریخ کے خبط کے وارث ہیں کہ کیا پہنیں اور کیا نہیں۔

ANS 02

کشیدہ کاری اک طرح کی کڑھائی ہوتی ہے جو چنیوں/دوپٹوں پر دستی کی جاتی ہے۔ کشیدہ کاری لفظ "پھلّ" پر "کاری" سے بنا ہے جس کا مطلب پھولوں پر کاریگری ہے۔ پہلے پہل یہ لفظ ہر طرح کی کڑھائی کے لیے استعمال ہوتا رہا، لیکن بعد میں یہ شالوں، سر پر لی جانے والی چادروں کے لیے مختص ہو گیا۔

دور قدیم میں بچپن میں ہی بیٹیوں کو سینے پرونے، کھانا پکانے کے علاوہ کڑھائی کا کام بھی سکھایا جاتا تھا۔ خواتین اس کام میں ماہر ہوتیں۔ پنجابی سماج میں لڑکی کو شادی کے وقت دیے جانے والے سامان میں سے کئی اشیا دلہن خود ہاتھوں سے تیار کیا کرتی۔ یہ اس کی خوبیوں کا ثبوت ہوتا تھا۔ اپنے دل کا حال، جذبات کا اظہار وہ کھل کر نہیں کر سکتی تھی۔ اپنے جذبات کا اظہار وہ کڑھائی میں کرتیں۔ کسی رومال، چادر، کشیدہ کاری پر رنگ برنگے دھاگوں سے بنائے پھلّ، چونچ لڑاتے پرندے، ہرن کے جھتے اس کے پیار کا اظہار ہوتا، اکیلی کونج، اکیلا درخت تنہائی کا اظہار تھا۔

پنجاب اس کشیدہ کاری کے لیے جانا جاتا ہے۔ کشیدہ کاری ہاتھ بنے ہوئے کھردرے سوتی کپڑے پر فلاس ریشمی دھاگے کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کشیدہ کاری سے کشیدہ کاری کا یہ عمل خطوط مستقیم، مثلثوں، دائروں یا مماثل باقاعدہ اشکال سے کیا جاتا ہے۔

پھکاری اور **باغ** کا استعمال خطۂ پنجاب میں خواتین شادی بیاہ اور دیگر خوشی کے مواقع پر کرتی ہیں۔ یہ ان کے اور کنبے کے دیگر ارکان کے استعمال کے لیے تیار کیے جاتے ہیں، بازار میں فروخت کے لیے پیش نہیں کیے جاتے۔ یوں، یہ مکمل طور پر ایک گھریلو فن بن جاتا ہے جو

Downloaded From Tajassus.com

ان کی خانگی زندگی کی تسکین کا سامان ہوتا ہے۔ ایک طرح سے، یہ ایک حقیقی لوک فن ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق کشیدہ کاری اور باغ دلہنیں شادی کے موقع پر خود تیار کرتیں۔ باغ کشیدہ کاری ضلع ہزارہ،[1] پشاور،[1] سیالکوٹ،[1] جہلم،[1] راولپنڈی،[1] ملتان،[1] امرتسر،[1] جالندھر،[1] انبالہ،[1] لدھیانہ،[1] نبھا،[1] جند،[1] فرید کوٹ،[1] کپور تھلہ[1] اور چکوال خطۂ پنجاب میں تیار کی جاتی ہے۔ باغ اور کشیدہ کاری کشیدہ کاری گجراتی کشیدہ کاری سے متاثر ہے جو 'ہیر بھارت کے نام سے جانی جاتی ہے۔[2]

وسط ایشیا میں جاٹ قبائل جنہوں نے بھارت کی طرف ہجرت کی اور پنجاب، ہریانہ اور گجرات میں آباد ہوئے۔ ان کے لوگ گیتوں میں اور وید، مہا بھارت، گرنتھ صاحب اور پنجاب کے لوک گیت میں کشیدہ کاری کا حوالہ ملتا ہے۔ اپنی موجودہ شکل میں، پھکاری کشیدہ کاری پندرہویں صدی سے مقبول ہے۔

- ان کا استعمال شادی و دیگر خوشی کے مواقع پر کیا جاتا۔
- شگناں کے مواقع پر لوگ کشیدہ کاریاں ہی استعمال کیا کرتے۔
- لوگ جہیز میں بیٹیوں کو کشیدہ کاریاں کے باغ دیتے۔ یہ کشیدہ کاریاں نانیوں، دادیوں اور آگے نسل در نسل منتقل ہوتی رہتیں۔
- شادی کی رسموں رواجوں میں جیسے چوڑا چڑھانے کے وقت نانی اپنی نواسی کو چوپ پہناتی۔ چوپ کو کشیدہ کاری سے تھوڑا بڑا ہوتا تھا۔
  - کشیدہ کاری سے پنجابی خواتین اتنی جڑی ہوتی تھیں کہ اس دور کے لوک گیتوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔[4]
  - کشیدہ کاری میری ریشمی رنگ ڈھکائے ٹھیک
  - چھیتی درشن دیونے میں رستے رہی اڈیک
  - ویر میرے نے کڑتی بھیجی، بھابو نے کشیدہ کاری،
  - نیں جگّ-جگّ جی بھابو، لگے ویر توں پیاری۔
  - مینوں تاں کہندا کڈھن نیں جاندی، کتن نیں جاندی۔
  - میں کڈھ لئی کشیدہ کاری، وے جد میں اتے لئی
  - تیں ہونگر کیوں ماری۔
  - ایسے وقت میں بوڑھی دادی سر ’پر کشیدہ کاری لیے نظر آتی،
  - کتے اپنے سر ’تے اپنے سائیں دا بھتا چکی
  - جاندی مٹیار دی کشیدہ کاری واجاں ماردی
  - اگے-اگے میں ٹردی، میرے ٹردے نے مگر شکاری،

Downloaded From Tajassus.com

- ہوا وچّ اڈدی پھرے، میری تتراں والی کشیدہ کاری

ANS 03

بچوں کے کھلونے بچپن کی دنیا کا ایک اہم حصہ ہیں ، جو زندگی کے ابتدائی دنوں سے ہی بچے کے آس پاس کی دنیا کے تاثرات کو شکل دیتا ہے- بچے کے لئے کھلونا کا انتخاب کرنا آسان کام نہیں ہے- ہمیں پوری ذمہ داری کے ساتھ اس مسئلے سے رجوع کرنے کی ضرورت ہے-

ہدایت نامہ

1

اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ نہ صرف تفریح کریں بلکہ کھیل کے دوران بھی سیکھیں تو اس کے لئے تعلیمی کھلونے کا انتخاب کریں- انہیں خصوصی اسٹورز میں خریدیں ، ٹرانزیشن میں یا بازاروں میں کھلونوں کے ساتھ خیموں اور ترتیب سے بچیں- بصورت دیگر ، آپ کسی نامعلوم مینوفیکچرر سے ناقص معیار کے سامان خریدنے کا خطرہ مول لیتے ہیں جو ان کی مصنوعات کی حفاظت کا خیال نہیں رکھتا ہے-

2

ہر کھلونا ایک خاص عمر کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے- خریدنے سے پہلے ، پیکیجنگ سے متعلقہ معلومات پڑھیں- دو سال تک کے بچوں کے ل natural ، قدرتی مواد سے بنے کھلونے کا انتخاب کریں ، چونکہ ان سب کا ذائقہ ہوتا ہے- روشن رنگوں سے بچنے کی کوشش کریں - ایسے پینٹ ہمیشہ بچوں کے لئے محفوظ نہیں ہوتے ہیں ، حالانکہ وہ واقعی اس کو پسند کرتے ہیں-

3

لکڑی کے کھلونے ابھی بھی متعلقہ ہیں- اگر کوئی انتخاب ہے تو - لکڑی یا پلاسٹک کا کھلونا ، کوئی قدرتی مواد منتخب کریں- ایک اصول کے طور پر ، اس طرح کی مصنوعات اچھی طرح پالش ہیں ، لہذا سپلنٹرز کے بارے میں فکر نہ کریں-

4

نرم کھلونا خریدنے سے پہلے اسے کھال کے خلاف استری کرلیں- اگر ویلی آپ کے ہاتھ کی ہتھیلی میں رہے تو بہتر ہے کہ اس طرح کے حصول سے انکار کردیں- طاقت کے لئے تمام تفصیلات کی کوشش کریں- آنکھیں اور ناک کو اچھی طرح سے پکڑنا چاہئے- اگر کوئی کھلونا میوزک کے ساتھ ہو تو ، خریدنے سے پہلے تمام دھنوں کو سنیں- اس بات کو یقینی بنائیں کہ بچہ خوفزدہ نہ ہو-

5

Downloaded From Tajassus.com

ایک سال تک کے بچوں کے لئے ، جھنڈیاں ، چھوٹے آلیشان کھلونے ، درمیانے درجے کے کیوب اور انگوٹھوں کے اہرام خریدیں۔ ایک سے تین سال تک کے بچوں کے لئے - کھلونا پکوان ، پلاسٹین ، موزیک اور واش آف پینٹ۔ تین سال کے بعد ، بچوں کو ایک بورڈ اور رنگین کریون ، پینٹ اور محسوس کرنے والے قلم ، بچوں کے کمپیوٹر ، موزیک اور مختلف سیٹ خریدنے کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں لوازمات والی گڑیا میں دلچسپی لیں گی ، اور لڑکے "ینگ میکینک" سیٹ میں دلچسپی لیں گے۔

6

کھلونے خریدتے وقت ، ان ماڈلز کا انتخاب کریں جو اصلی جانوروں یا لوگوں کی طرح نظر آتے ہیں تاکہ بچہ مشابہت کھینچ سکے۔ اور ظاہر ہے کہ اپنے بچے کو راکشسوں اور عجیب و غریب مخلوق سے کھیلنے سے بچانے کی کوشش کریں یہاں تک کہ اس کی عمر پانچ سال ہو۔ اس عمر میں ، بچوں کی نفسیات آسانی سے کمزور ہوجاتی ہیں ، اور اس طرح کے کھلونوں سے نمٹنے کے نتائج کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔

ANS 04

روز مرہ زندگی میں کبھی کبھار ہمارے ساتھ اور اکثر دوسرے افراد کے ساتھ کوئی نہ کوئی ایسا حادثہ رونما ہو جاتا ہے جس میں مدد کی ضرورت پڑتی ہے تا کہ زیادہ نقصان سے بچا جا سکے، اسی لئے بچوں کو مختلف حادثات و واقعات کے پیش نظر ابتدائی طبی امداد سے آگاہ کرنا اور علاج کی تربیت دینا نہایت ضروری ہے۔ طلبہ کو ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کی تربیت دینا نہ صرف ان کے اپنے بلکہ دوسروں کے لئے بھی سود مند ہے۔ اس لیے سکولز میں وقتاً فوقتاً مختلف ایسے پروگرامز کروانے چاہیئں جن سے بچوں کو ابتدائی طبی امداد سے آگاہی دی جا سکے۔ ابتدائی طبی امداد کے لیے حادثہ کی معلومات جاننا ضروری ہے کہ بیماری کیسے شروع ہوئی یا حادثہ کیسے ہوا؟۔

اگر متاثرہ شخص ہوش میں ہو تواس سے ان واقعات کے متعلق احتیاط سے پوچھا جائے جن کے نتیجے میں بیماری یا زخم پیدا ہوا، اگر متاثرہ شخص بے ہوش ہو تو یہ معلومات موقع پر موجود لوگوں سے حاصل کی جائیں۔ مثلاً اگر یہ پتہ چل جائے کہ متاثرہ شخص کو گرتے وقت چوٹ لگی تو متعلقہ زخم پر فوری توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر بے ہوش شخص اپنے اعضاء کو جھٹکتا ہو یا اس کے منہ سے جھاگ جاری ہو تو یہ امکان ہو گا کہ اس کی بے ہوشی مرگی کے دورے کی وجہ سے ہے۔ متاثرہ شخص کے دوستوں اور رشتہ داروں سے پوچھیں کہ وہ کسی خاص بیماری میں مبتلا تو نہیں یا وہ کوئی خاص دوا تو نہیں استعمال کر رہا، اس سے اس کی بیماری کی وجہ سمجھنے میں آسانی ہو گی۔ ذیل میں چند ایمرجنسی

Downloaded From Tajassus.com

مسائل اور ان کے ابتدائی طبی علاج کے حوالے سے چند سفارشات تحریر کی جا رہی ہیں جن سے طلباء و طالبات کی آگاہی ضروری ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر وہ اپنی اور دوسروں کی مدد کر سکیں۔

اگر کانٹا چبھ جائے---

اگر کسی بچے کو سوئی یا کانٹا چبھ جائے تو سب سے پہلے سوئی یاکانٹے کو باہر نکالیں۔ خون بہنے کی صورت میں خون کو روکیں اور متاثرہ جگہ پر پایو ڈین ٹنکچر لگا کر پٹی باندھ دیں۔ کانٹا جسم کے اندر ٹوٹ جانے کی صورت میں کوشش کریں کہ کانٹا نکل سکے بصورت دیگر درد کو روکیں۔

حلق میں کچھ پھنس جائے---

حلق میں کوئی چیز پھنس جانے کی صورت میں مریض کو سامنے کی طرف جھکا کر اس کی پشت پر کندھوں کے درمیان کھلے ہاتھوں سے پانچ مرتبہ زور دار ہاتھ ماریں۔ یہ طریقہ کار گر نہ ہونے کی صورت میں پیٹ پر دبائو دیں۔ ایسا کرنے کے لیے مریض کے پیچھے کھڑے ہو کر دونوں بازوئوں سے اس طرح گھیرا ڈالیں کہ ایک ہاتھ کی ہتھیلی اوپر اور ایک کی نیچے کی طرف ہو۔ مریض کے بے ہوش ہونے اور سانس نہ لینے کی صورت میں فوری طور پر ہسپتال لے جائیں۔

اگر بجلی کا جھٹکا لگے---

بجلی کا جھٹکا لگنے کی صورت میں بے ہوشی، سانس کی رکاوٹ اور دل کی دھڑکن بند ہو سکتی ہے۔ طبی مدد کے لیے سب سے پہلے پلگ یا سوئچ کے بند ہونے کو یقینی بنائیں یا اگر تار گرے ہوئے ہیں تو انہیں ہٹائیں یا مریض کو بجلی کے منبع سے دور کریں۔ اس دوران اپنا بچائو بھی اشد ضروری ہے، غیر موصل اشیاء مثلاً لکڑی اور ربڑ وغیرہ کا استعمال ایسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے۔ بجلی سے متاثرہ مریض کو علیحدہ کرنے کے بعد اس کی نبض اور سانس کا معائنہ کریں اور سانس بند ہونے کی صورت میں مصنوعی تنفس دیں۔ سانس اور نبض نارمل ہو جائے تو جلنے کے زخم کا ابتدائی طبی علاج کریں یا ہسپتال منتقل کریں۔

شہد کی مکھی کاٹ لے---

اگربھڑ یا شہد کی مکھی کاٹ لے تو متاثرہ جگہ پر خارش مت کریں ورنہ تکلیف زیادہ ہو گی۔ کاٹے کی جگہ کو پانی اور صابن یا ڈیٹول والے پانی سے دھوئیں پھر برف کی ٹکور کریں۔

جل جانے کی صورت میں---

بعض اوقات شعلوں، کھولتے ہوئے مادوں یا کیمیکلز سے جسم جل جاتا ہے۔ جلنے کی وجہ کوئی بھی ہو زخموں کا طریقہ علاج ایک جیسا ہے۔ اگر جسم کا بہت زیادہ حصہ جل چکا ہو تو

Downloaded From Tajassus.com

اسی وقت ایمبولینس کے لیے فون کریں۔ جلنے کی مختلف صورتوں میں طبی مدد بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔کسی کو کپڑوں میں آگ لگنے سے اسے اس طرح لٹائیں کہ جلا ہوا حصہ اوپر کی طرف ہو اور اس پر خوب پانی ڈالیں یا پھر کمبل یا دری میں لپیٹ دیں تاکہ شعلوں کو ہوا نہ مل سکے۔ اگر جسم گرم پانی یا سیال مادے سے جلا ہے تو اوپر پہنے ہوئے کپڑوں میں حرارت موجود ہو گی۔ انہیں احتیاط سے علیحدہ کر دیں کیو نکہ کپڑوں میں موجود حرارت سے مزید زخمی ہونے کا امکان ہے۔ اگر زخم کسی کیمیکل کی وجہ سے ہو اہے تو کپڑوں کو اتارنا ضروری ہے، مگر یاد رہے کہ اپنے ہاتھوں کو اس کیمیکل سے بچانے کے لیے کچھ پہن لیں۔ متاثرہ عضو کو پانی کے ٹب میں کم از کم 10منٹ لٹا دیں۔ جلی ہوئی جگہ پر برف ہرگز مت لگائیں۔ زخم شدید ہو تو طبی مدد طلب کرنے میں ہرگز تاخیرمت کریں۔

آنکھ پر چوٹ لگ جائے---

آنکھ پر چوٹ لگنے کی صورت میں مر یض کو اس طرح لٹائیں کہ ممکنہ حد تک حرکت نہ ہو۔ متاثرہ آنکھ کا معائنہ کر یں۔ آنکھ کی چوٹ آنکھ میں کسی چیز کے چلے جانے مثلاً گرد کے ذرات، شیشے کے ٹکڑے، آنکھ کے بال، دھات کے ٹکڑے اور کیمیکلز وغیرہ سے ہو سکتی ہے۔ عام درجہ حرارت کے پانی سے آنکھ کو اچھی طرح دھوئیں۔ اس کے لیے ضروری ہو گا کہ مریض اپنی متاثرہ آنکھ کھلی رکھے یا اپنا چہرہ پانی میں ڈبو کر آنکھ بار بار جھپکے۔ اگر آنکھ میں کو ئی چیز چبھ گئی ہو اور اندر گھسی ہو ئی ہو یا آنکھ میں اس سے زخم ہو گیا ہو تو پانی مت ڈالیں اور فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

مچھلی کا کانٹا پھنس جائے---

مچھلی کا کانٹا گلے میں پھنس جانے کی صورت میں روٹی کا نوالہ کھلائیں۔ کانٹا اس میں پھنس جائے گا، اس طرح اگر نگل بھی لیا جائے تو تکلیف نہ دے گا۔

دانت بھنچ جائے---

کسی وجہ سے دانت کے بھنچ جانے کی صورت میں مریض کی ناک کو دونوں انگلیوں کے ساتھ دبائیں، دباؤ پڑنے سے منہ کھل جائے گا۔

اگر سانپ کاٹ لے---

سانپ کے کاٹنے کی صورت میں کاٹے والی جگہ کو صابن سے دھو دیں۔ کاٹے والی جگہ سے دو سے چار انچ اوپر جسم کی طرف مضبوطی سے کپڑا باندھ دیں مگر خون کا بہاؤ نہ رکنے پائے۔ ایک صاف ستھرے بلیڈ یا چاقو سے ایک چوتھائی انچ کا کٹ لگائیں اور زخم پر منہ لگا کر زہر کھینچ کر تھوک دیں۔ جتنی جلدی ہو سکے مر یض کو ہسپتال منتقل کریں۔

پانی میں ڈوبنے کی صورت میں---

Downloaded From Tajassus.com

پانی میں ڈوبنے کی صورت میں مریض کو پانی سے نکالنے کے بعد اوندھے منہ لٹا دیں اور منہ کو اندر سے صاف کریں۔ پیٹ کے نیچے کوئی گدی وغیرہ رکھ کر کمر پر ہاتھوں سے دباؤ ڈالیں تاکہ پانی پیٹ سے نکل جائے۔ سانس بند ہو نے کی صورت میمصنوعی طریقے سے سانس بحال کریں اور ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

ANS 05

اسلام ہماری زندگی کو صرف نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور دعوت و تبلیغ تک ہی محدود نہیں رکھتا بل کہ یہ ہمیں اُس راستے پر گام زن ہونے کی ہدایت دیتا ہے جس پر انسانیت کے سب سے عظیم محسن نبی کریمؐ تھے، جن کی مبارک زندگی ساری انسانیت کے لیے نمونہ اور اسوہ ہے۔

نبی کریمؐ کی حیات طیبہ کا روشن اور مثالی پہلو یہی ہے کہ انہوں نے صرف نماز و روزہ کی تلقین نہیں کی بل کہ شخصی، خانگی، کنبےی اور انسانی حقوق کے متعلق سب سے بڑھ کر پیغام دیا، کام کیا اور اپنے صحابہؓ کو اس کی تلقین فرمائی۔ اسلام نے نیکی کا جو جامع تصور دیا ہے، اس میں بھی خدمت خلق، حقوق انسانیت، اقرباء پروری، رہن سہن اور معاشرت، ایک لازمی حصہ ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں، مفہوم: ’’نیکی صرف یہی نہیں کہ آپ لوگ اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لیں بل کہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں، سوال کرنے والوں اور غلاموں کی آزادی پر خرچ کرے، یہ وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور جب کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کرتے ہیں۔ سختی، مصیبت اور جہاد کے وقت صبر کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی متقی ہیں۔‘‘ (البقرۃ)

کنبے، درج ذیل افراد سے تشکیل پاتا ہے: شوہر، بیوی، اولاد، والدین اور دیگر رشتے دار۔اسلام نے ان تمام کے حقوق کی تفصیل بیان کی ہیں، ان کی ادائی کی تاکید کی ہے اور ان کی پامالی سے ڈرایا ہے۔ اسلام کنبے کا وسیع ترین تصور رکھتا ہے۔ ایک مسلم کنبے میں صرف میاں، بیوی اور بچے ہی شامل نہیں ہوتے بل کہ دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، چچی، پھوپھیاں، ماموں، خالہ وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔

اسلام ایسے کنبے کا ایک تصور پیش کرتا ہے جو حقوق و فرائض اور خلوص و محبت، ایثار و قربانی کے اعلیٰ ترین قلبی احساسات اور جذبات کی مضبوط ڈوریوں سے بندھا ہوا ہو۔ اسلام کنبے سے بننے والے معاشرے کے جملہ معاملات کی اساس اخلاق کو بناتا ہے۔

Downloaded From Tajassus.com

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان دار سے پیدا کیا اور اس جان دار سے تمہارا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔'' (النساء) سورہ الحجرات میں اللہ تعالی کے فرمان کا مفہوم : ''اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف کنبے بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو، اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔''

اسلام کے نزدیک معاشرے کا بنیادی ادارہ کنبہ ہے جس کی بہتری، بھلائی اور ابتری اور بربادی پر معاشرے کی حالت کا انحصار ہوتا ہے۔ اسلام نے کنبے کی طرف خصوصی توجہ دی ہے تاکہ اس ادارے کو مضبوط بنایا جائے اور ایک مضبوط، صالح اور فلاحی معاشرے کا قیام وجود میں آئے جو انفرادی و اجتماعی حقوق و فرائض کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرے۔ اسلام کنبے کی بنیاد پاکیزہ اور مستحکم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام دین فطرت ہے۔ چناں چہ اسلامی کنبےی اصولوں، قوانین و ضوابط اور اقدار میں اس بات کو قطعی فراموش نہیں کیا گیا کہ بہ حیثیت انسان اس کی فطری خواہشات اور ضروریات کیا ہیں، کیوں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے چناں چہ وہی جانتا ہے کہ اس کے لیے اس کی فطرت، جبلت اور ضرورت کے مطابق کیا چیز ہو سکتی ہے۔ انسان کے اندر پایا جانے والا صنفی میلان انسانی بقاء اور نسل انسانی کے فروغ کے لیے انتہائی ضروری ہے اور اس صنفی میلان کے حوالے سے وہ بااختیار ہے کہ ایسے طریقے اختیار کرے جو کنبے کے استحکام کا باعث ہوں یا انتشار کا موجب ہوں۔

اسلام فرد کو اہمیت دیتا ہے لیکن اس کے ساتھ کنبے اور کنبےوں کے باہمی اشتراک سے پیدا ہونے والے قبیلے اور برادری سے تشکیل پانے والی اقوام یا امت کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ معاشرے کے ہر دائرے کے حقوق کا تحفظ اور فرائض کا تعین کرتا ہے، یوں اسلامی معاشرے میں ہر اکائی کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہوتی ہے۔

انسانی زندگی فرد سے شروع ہو کر لہر در لہر پھیلتی چلی جاتی ہے ایک دائرے سے دوسرا پیدا ہوتا ہے اور بالآخر اسلام کا دائرہ یا امت مسلمہ کا دائرہ سب دائروں پر محیط ہو جاتا ہے جس کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے: فرد، گھر، معاشرہ اور امت مسلمہ۔ کنبے یا کنبے کا مفہوم اگرچہ کافی وسیع معنوں میں استعمال ہوسکتا ہے یہاں تک کہ اس میں گھر کے خادمین وغیرہ بھی شامل ہوسکتے ہیں لیکن بنیادی طور پر کنبہ میاں بیوی اور اولاد پر مشتمل ہوتا ہے، یہی مفہوم ساری دنیا میں لیا جاتا ہے۔ اس لیے خانگی زندگی پر جب بحث کی جاتی ہے تو اس کے اراکین شوہر، بیوی اور اولاد ہی سمجھتے جاتے ہیں۔

Downloaded From Tajassus.com

اسلامی نقطہ نظر سے کنبے کے مقاصد بہت بلند اور اہم ہیں، اس لیے رسول اکرم ﷺ نے اسے نصف دین قرار دیا ہے۔ ہر مسلمان کو نیکی کی ابتداء اپنے گھر سے کرنے کی ہدایت ہے اور اہل خانہ کو قرآن میں بھی ’’اہل‘‘ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے: ’’اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیتے رہو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔‘‘

’’اے ایمان والو! خود کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔‘‘

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں، میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، مفہوم: ’’تم میں سے ہر شخص نگہبان اور ذمے دار ہے اور ہر ایک سے اس کے زیرکفالت و زیرنگرانی افراد سے متعلق پوچھ گچھ ہوگی۔ امام بھی راعی ہے اور ذمے دار ہے۔ اور یہ کہ اس سے اس کی رعیت کے بارے میں بازپرس ہوگی۔ آدمی بھی اپنے گھر کا حاکم ہے اور اس سے بھی زیر دست افراد کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت بھی اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے۔ اس سے بھی اس کے زیرنگرانی امور کے بارے میں بازپرس ہوگی۔‘‘ (بخاری و مسلم)

اسلام نے نکاح کو کنبے کی بنیاد بنایا ہے۔ اسلام نے بدکاری کو حرام اور نکاح کو پسندیدہ قرار دیا ہے کیوں کہ اسلام ایک کنبے کو مضبوط بنیادیں فراہم کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کی رُو سے کنبے کی مضبوط بنیاد نکاح کے ذریعے پڑتی ہے۔ چناں چہ وہ اس بنیاد کو خالصتاً خلوص، محبت، پاکیزگی، دیانت داری اور مضبوط معاہدے سے مزین کرنے کا حکم دیتا ہے۔

سورہ روم میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے: ’’اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے خود تم ہی میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی ہے۔‘‘

اسلام کی رُو سے کسی قوم کی بقاء و سلامتی نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کی مرہون منت ہے اور اللہ نے نکاح میں برکت رکھ دی ہے۔ انسانی معاشرے کی تشکیل میں اسلام نے نکاح کو اہم جزو قرار دیا ہے۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں، جن میں شریعت اسلامیہ نے لوگوں کے حقوق، ان کی شناخت اور ترجیحات کا تحفظ کیا ہے تاکہ نظام عالم قائم رہے، معاشرتی اقدار و روایات جاری رہیں اور ہر شخص کی ذاتیات بھی محفوظ رہیں، اسلام کسی بھی ایسے فکر و عمل کی اجازت نہیں دیتا جس سے کسی فرد یا اجتماع کا مفاد متاثر ہوتا ہو۔ اسلام کا مزاج عادلانہ روایات پر قائم ہے جو کسی بھی معاشرے کی بقاء کے لیے لازم و ملزوم ہے۔

Downloaded From Tajassus.com